UNIVERSAL
LIBRARY

OU_232842

UNIVERSAL
LIBRARY

افوض امری الی الله

الحمد لله والمنة والصلوة والسلام علی رسول الله که نسخه

ریاض المقاصد ۱۲۷۷

بفرمایش مولوی محمد عبد الرشید صاحب خلف الصدق عمدة العلما مولانا محمد عبد الحکیم صاحب و سید

جمال شاه صاحب سلمهم الله تعالی

در مطبع مخدومی باهتمام حاج الحرمین قاضی ابراهیم صاحب بن قاضی نور محمد صاحب پلبندری طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی

رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن

امابعد بندہ مسکین عبدالحکیم بن مولوی عبدالرحیم بیچ خدمت بھائی مسلمانون کے
التماس رکھتا ہے کہ مین نواسہ اور خادم ایک ادنی خادمان خادم جناب مکرم اور
مخدوم معظم سندالمحدثین مفید الطالبین مجمع الفضایل منبع الفواضل صدر الافاضل
فخر الاماثل حاوی الفروع والاصول کاشف غوامض المعقول والمنقول جامع فضایل
وہبیہ والمکتسبیہ سالک مدارج صدق ویقین عارف معارف حق المبین عالم باعمل وفقیہ
اکمل جامع الاشفاق والاخلاق حاجی الحرمین الشریفین زادہما اللہ شرفاً وتعظیماً صاحب
سلاسل خمسہ حضرت مولانا وجدنا واستادنا مولوی محمد حاجی قاسم دہلوی واعظ
کہ جنکی وعظ کے برکت سے صدہا آدم ورطہ ضلالت کو چھوڑ کر ساحل نجات پر

نور اللہ مرقدہ ومضجعہ کا ہون

جب تک کہ جناب ممدوح مرحوم زندہ رہے تو اکثر خلایق سوای شہر اپنے کے دور
سے بیچ خدمت آپکی کے اکثر فیض اور صحبت کثیر البرکت آپکی سے طرح طرح کے فایدہ

اوٹھاکر شب و روز بہرہ یاب ہوتے تھے چنانچہ اس عاجزنے بہی خدمت عالی جناب سے موافق فہم ناقص اپنی کے اور توجہ دلی اور شفقت قلبی حضرت کی سے کہ بدرجہ اتم حال کمترین پر تہی ختم بہی حفظ قرآن اور بہت طرح کے فایدہ علوم دینی کے حاصل کئے اور فیض یاب باب علم سے ہوا اور حال فیض خدمت صحبت کا آپکے یہہ تھا کہ جو خدمت عالی جناب موصوف مین حاضر ہوا واسطے تحصیل علم کے خالی نگیا بلکہ موافق تقدیر اپنی کے حاصل کرلیا اور چند شاگرد شہرہ افاق ہوئے ایک اون مین سے جناب مولوی فریدالدین صاحب مرحوم شہید واعظ مسجد جامع دہلی کہ جامع معقول اور منقول تھے اور مولوی نظام الدین صاحب اور مولوی قطب الدین صاحب اور مولوی عبدالرحیم صاحب اور مولوی سجاعت علی صاحب مرحوم متخلص بہ تسلی کہ درمیان رسالون اپنی کے تعریف جناب مغفور کے

باین وجہ کرتے ہین

نظم در توصیف مولانا حاجی محمد قاسم محدث دہلوی

یہی ہے دعا میری پروردگار	رہے حاجی قاسم سدا برقرار
یہہ عالم عجب تونے پیدا کیا	کہ ہے جسنے عالم کو شیدا کیا
مقرر ہے یہہ مبتلاء رسول	سدا ہے یہہ دل سے فدای رسول
چمکتا ہی رکہیو تو اس ماہ کو	سکہاتا ہے یہہ دین کی راہ کو
نگہبان تو اس کا رہیو مدام	رہے حشر تک حاجی قاسم کا نام

اور سوا انکے بہت لوگ زندہ ہین کہ فیض یاب باب علم سے ہوئے اور حال فیض عام آپ کا اس طرح پر تہا جیسے اولیاء اللہ کی تعریف مین آیا ہے **کہ اولیاء اللہ** وہ ہین کہ جنکے دیکھنے سے اللہ تعالی یاد آوے یہہ بات جناب موصوف مین صاف پائی جاتی تہی اور دل یہی چاہتا تہا کہ آپ کی زبان فیض بیان سے ہمیشہ ذکر خدا اور رسول کا سنا کیجئے اور آپکی صحبت مین شب و روز حاضر ہوکر فایدہ دین کے حاصل

کیا کیجیے اور اکثر خیالات فاسدہ حاضر ہوتی خدمت عالی اور زیارت جمال با کمال حضرت کے سبب سے دور ہوتی تھی اور اگر حال زاہدانہ اتقا اور اخلاق جمیلہ اور قناعت وغیرہ بیان کیا جائے تو ایک جلد مرتب ہووے اب جسدن سے جناب مغفور نے ہجرت اس دار فانی سے طرف دار باقی کے فرمائے گویا کہ چراغ علم ہندوستان بجھہ گیا اور فساد طرح طرح کا اور اختلاف درمیان علما کے واقع ہوا اور جو لوگ کہ جناب فیض انتساب سے موافق حوصلہ اپنی کے فیض یاب ہوئے ہین اونکا یہہ حال ہے کہ خیال صحبت بابرکت کے سے زندگی اپنی بسر کرتے ہین اور بہ سبب درد جدائی آپکی کے عجب حالت رہتی تھی اسواسطے شدت شوق مین حسب حال اپنے چند اشعار نوک ریز خامہ ہوتی ہین ؛

بیت

درد ہو اوسکی تو دوا کیجیے — دل ہی بے چین ہو تو کیا کیجیے
سب گئے صبر و ہوش تاب و توان — مین رہا ہون تو کیا رہا ہون

رباعی

ہوش و حواس اڑ گئے جاتی ہی یار کے — کیا کیا گھمنڈ تھے ہمین صبر و قرار کے
دل سا رفیق جسکا جدا ہو گیا ہو آہ — وہ اپنی بے کسی پہ نہ روے تو کیا کرے

ابیات

این مصیبت را حد و پایان کجاست — این مصیبت نیست درد بی دواست
ہر طرف مستان خراب افتادہ اند — از آتش ماتم کباب افتادہ اند
یاد آرند آن زمانہ بے غمی — صحبت ساقی و عیش خرمی
ہر یکی را دل ازین ماتم کباب — ہر یکی را دیدہ چون پر آب
این یتیمان طریقت را ببین — بیکسان فی الحقیقت را ببین

ہمچو آن طفلی کہ باشد بے پدر
ہر یکی چون تشنۂ خستہ جگر
گفت باید گر از جوشش درون

خاک بر سر این غریبان در بدر
از خود و از ہستی خود بے خبر
ہر یکی اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

اور تاریخ انتقال آپ کی کے استاد ذوق نے کہ یگانہ روزگار فن اپنی کا تھا

باین عبارت لکھی ۱۲۶۳

ماتت ملایک خصال ۱۲

اور اس ہیچمدان کو ہمیشہ یہہ خیال قرین خاطر رہتا تھا کہ اگر فرصت ہاتہہ دے تو ترجمہ بزبان اردو کسی رسالیکا آپکی تالیفات سے کرون تاکہ کچہہ نمونہ فیض آپکی کا باقی رہے مگر بسبب درس تدریس طلباکے اتنی فرصت نہ پائی جب یہ عاجز بعد ویرانہ دہلی کے برباد ہوکر پریشان خاطر کہ یہہ شعر حسب حال اس فقیر کے ہے

نظم

کیا پوچھتے ہو بود باش میری
تھا جو دلی مکان رشک بہشت
ہوا نہ جو ہوا تو ہے مشہور
زمانہ ویران خستہ اور برباد

نہین کچہہ قابل بیان یہہ حال
ہر طرح کے وہان تھے اہل کمال
نہ خدا ڈالے یہہ کسی پہ وبال
ہو کر نکلے جب آیا وہان یہہ زوال

بیچ قصبہ پٹیالہ کے پہونچا اور وہان اختلاف بہت درمیان لوگون کے بیچ باب فاتحہ درود کے دیکھا پس میرے یہہ خیال ہوا کہ اگر کوئی رسالہ اس باب مین جناب مغفور کا دستیاب ہووے تو البتہ ترجمہ اوسکا زبان ہندی مین لکھون تاکہ مردم عوام کو اوسے نفع ہوا اور تاریکی جہل سے بیچ روشنی علم کے آوین اور اکثر لوگ بار بار تحریک اس امر کی کرتے تھے اتفاقاً چند اوراق بطور رسالہ کے تالیفات آپکی سے بعبارت عربی کہ مشتمل اوپر بیان تصدقات اور دعوات

اموات کے اور رواج بعضے رسومات کا کہ بعد ممات سے کرتے ہین لکہے ہوئے کتب معتبرہ سے مانند بخاری اور مسلم اور شرح صدور اور فتاوی غرایب اور شرح شیخ عبدالحق دہلوی اور اوسط اور کفایہ شعبی اور خزانۃ الروایت اور فتاوی زاد اللبیب اور شرح برزخ اور شعب الایمان اور جامع الاوراد اور تفسیر فتح العزیز اور مشکوۃ شریف اور ترمذی اور بیہقی اور ترغیب اور ملتقط الاحیا اور اذکار امام نووی اور شرح عقاید نسفی کی پائی جاتی ہین اور سوا انکے اور کتاب سے جو لکھا ہے تو نام اسکا لکھہ دیا ہے پہر اسی حقیر نے کہنے بار بار بعضے اشخاصونکی سے اون مسئلون کو ہمراہ ترجمہ اردو کے اور کچہہ تحقیقات سے اوپر اوسکے بڑھایا از روی احادیث اور روایات معتبرہ کی ساتھہ نقل حدیث اور روایات کے اور نام کتاب کا کہ جسمے حدیث اور روایات نقل کے لکھہ دیا ہے اور چہار باب اس مین قرار پائے اور نام اسکا موافق اعداد سنہ ہجریہ کے کہ سنہ ۱۲۷۷

تالیفی ہے ریاض المقاصد رکہا گیا

اگرچہ ترجمہ یہہ زبان ہندی مین کہ اہل علم اسکے طرف التفات نہین کرتے ہین لکھا گیا لیکن اہل علم مین سے جو کوئی اسکو دیکھے گا تو خوبی اسکی معلوم کریگا کہ کتنے جزئیات لکھے ہین جب کوئی بڑی بڑی کتابون مین دیکھے تو پاوے یہان بلا مشقت موجود ہین جناب الہی مین دعا اس عاجز کی یہہ ہے کہ برکت تحریر اس رسالہ کے گناہون میرےکو معاف فرماوے اور یہہ رسالہ مقبول کافۂ انام ہووے اور زیارت حرمین شریفین مجکو نصیب ہو اور وہین میری موت ساتھہ ایمان کے

ہوا مین رب العالمین

اِلٰهِی نَجِّنِی مِنْ کُلِّ ضِیْقٍ بِجَاهِ الْمُصْطَفٰی مَوْلَی الْجَمِیْعِ وَهَبْ لِیْ فِیْ مَدِیْنَتِهٖ قَرَارًا بِاِیْمَانٍ وَدَفْنٍ فِی الْبَقِیْعِ

بَابُ الاوّل

فی التصدّق علی المیّت اخرج البخاری فی الادب ومسلم عن ابی هریرۃ
قال قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم اذا مات الانسان انقطع
عملہ الّا من ثلٰث صدقۃ جاریۃ او علم ینتفع بہ او ولد صالح یدعو لہ
ترجمہ روایت کیا بخاری اور مسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا فرمایا رسول صلی
اللہ علیہ وسلم نے جب کہ مرگیا آدمی موقوف ہوا عمل اسکا مگر سوائے تین چیز کے کہ منفعت
باقی ہین اوس سے میت ؛ صدقہ جاریہ مانند کتب فقہ اور چاہ اور پل اور مسافر
خانہ اور مدرسہ وغیرہ کے یا تعلیم علم یا ولد صالح کہ دعا کرتا ہے واسطے اوسکے فی
شرح الصدور عن سعد بن عبادۃ انہ قال یا رسول اللہ صلّی اللہ
علیہ وسلّم ان امّ سعد ماتت فایّ الصدقۃ افضل قال الماء
فحفر بیرًا وقال هٰذہ لامّ سعد ترجمہ سعد بن عبادہ سے ہے کہ تحقیق کہا
اوسنے یا رسول اللہ ام سعد فوت ہوگئے پس کونسا صدقہ افضل ہے فرمایا پانی پس
کہودا کنواں اور کہا یہ کنواہے ام سعد کا یعنے ثواب اسکا ام سعد کو پہنچے فتاوی غرائب
مین حدیث نقل کی ہے فی الخبر لا یاتی علی المیّت لیلۃ اشدّ من اوّل لیلۃ
فارحموا موتاکم بشیء من الصدقۃ اذا صلّی او صام او اعتق او فعل
شیئًا من القربات لیصل ثوابہ الی المیّت یجوز ویصل الیہ ترجمہ
حدیث شریف مین ہے کہ نہین آتی اوپر میت کے کوئی شب سخت تر پہلی رات سے پس
رحم کرو واسطے موتی اپنے کے ساتہہ کسی چیز کے صدقہ سے جسوقت نماز پڑہی یا روزہ رکہا
یا آزاد کیا بردہ یا کوئی چیز کی تقربات سے تاکہ پہنچے ثواب اسکا میت کو جایز ہے اور
پہونچتا ہے اوسکو اور شرح عبد الحق دہلوی مین ہے الصدقۃ

يَنفَعُهُ بِلَا خِلَافٍ وَفِيهِ وَرَدَ الأحَادِيثُ خُصُوصًا المَاءِ ترجمہ تصدق نفع دیتا ہی میت کو بلا خلاف اور اس باب مین وارد ہوئی ہین احادیث خصوصًا پانی کے وَقَالَ عَلَيهِ السَّلَامُ الدُّعَاءُ يَرُدُّ البَلَاءَ وَالصَّدَقَةُ تُطفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ ترجمہ کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا رد کرتی ہے بلا کو اور خیرات بجھاتی ہی غضب رب کا

فی شرح الصدور فی احوال الموتی والقبور

اَخرَجَ الطَّبرَانِیُّ فِی الاَوسَطِ عَن اَنَسٍ سَمِعتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِن اَهلِ بَيتٍ يَمُوتُ مِنهُم مَيِّتٌ فَيَتَصَدَّقُونَ عَنهُ بَعدَ مَوتِهِ اِلَّا اَهدَاهَا لَهُ جِبرَئِيلُ عَلَی طَبَقٍ مِن نُورٍ ثُمَّ يَقِفُ عَلَی شَفِيرِ القَبرِ فَيَقُولُ يَا صَاحِبَ القَبرِ العَمِيقِ هٰذِهٖ هَدِيَّةٌ اَهدَاهَا اِلَيكَ اَهلُكَ فَاقبَلهَا فَتَدخُلُ عَلَيهِ فَيَفرَحُ بِهَا وَيَستَبشِرُ وَيَحزَنُ جِيرَانُهُ الَّذِينَ لَا يُهدٰی اِلَيهِم شَيءٌ ترجمہ روایت کیا طبرانی نے اوسط مین حضرت انس سے کہ کہا انس نے سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ نہین ہی کوئی اہل بیت کہ مرتا ہی اون مین سے موتی پس تصدق کرتے ہین اس سے بعد موت اوسکی کے مگر تحفہ لیجاتا ہی واسطے اس میت کے جبرئیل اوپر طبا قون نور کے پھر کھڑا ہوتا ہے جبرئیل علیہ السلام اوپر کنارے قبر کے اور کہتا ہی ایصاحب قبر گہری کی یہہ تحفہ ہی کہ بھیجا ہی اوسکو طرف تیرے گھر والون تیری نے پس لے اسکو پس داخل ہوتا ہے اوپر اوسکے وہ صدقہ پس خوش ہوتا ہی مردہ ساتھ اوس ہدیہ کے اور غمگین ہوتے ہین وہ ہمسایہ اوسکے کہ نہین بھیجے گئے صدقہ سے کوئی شی طرف اونکے

فی کفایۃ الشعبی عن اَنَسِ بنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَصَدَّقَ الرَّجُلُ بِنِيَّةِ

المیت امر اللہ جبریل ان یحمل الی قبرہ مع سبعین الف ملک
فی ایدی کل ملک طبق نور فیحملون الی قبرہ فیقول السلام علیک
یا ولی اللہ ہذہ ہدیۃ فلان بن فلان الیک فیتلالاء قبرہ فاعطاہ
اللہ تعالی الف مدینۃ فی الجنۃ وزوجہ الف حور والبسہ الف
حلۃ وقضی لہ الف حاجۃ **ترجمہ** کفایہ شعبی مین ہے انس بن مالک رضی اللہ
عنہ نے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تصدق کرتا ہے آدمی
ساتھ نیت میت کے حکم کرتا ہے اللہ تعالی جبرئیل کو کہ اوٹھائے طرف قبر اوس میت کے
ہمراہ ستر ہزار فرشتون کے ہاتھہ مین ہر فرشتہ کے طباق نور کا ہوتا ہے پس اوٹھاتے
ہین طرف قبر میت کے پھر کہتا ہے السلام علیک یا ولی اللہ یہ تحفہ ہے فلان بن فلان کے
طرف سے طرف تیرے پس پر نور ہوتی ہے قبر میت کے اور دیتا ہے اس
میت کو اللہ تعالی ہزار شہر جنت مین اور زوج اور مالک کرتا ہے اوسکو ہزار حور کا اور
پہناتا ہے اوسکو ہزار حلے اور روا کرتا ہے اوسکی ہزار حاجت اور خزانۃ الروایات مین
اور فتاوی زاد اللبیب مین ایک **حکایت بادشاہ** خراسان سے نقل کے کہ بیٹے
اوسکے نے کہ نام اوسکا عبد الملک تھا باپ اپنے کو خواب مین دیکھا اور کہا ایہا الامیر
حال تیرا کس طرح ہے کہا اے بیٹے ایہا الامیر مت کہو بلکہ ایہا الاسیر کہہ بعد اوسکے کہا
اے فرزند گوشت کہاتا ہے تو ہڈیان مجکو دے اور ساتھہ نیت میری کے کتون کو ڈال
کہ آرزو گوشت کی مجکو غالب ہے **فتاوی غرایب مین ہے** یستحب ان
یتصدق عن المیت الی ثلثۃ ایام وان زاد علیہا فہو افضل
ترجمہ مستحب ہے صدقہ دینا واسطے میت کے تین روز تک اور اگر زیادہ تین روز پر
کرین بہتر ہے **فی خزانۃ الروایات** ویستحب ان یتصدق من
المیت بعدہ الی سبعۃ ایام **ترجمہ** خزانۃ الروایات مین ہے کہ مستحب ہے

صدقہ دینا بعد میت کے سات روز تک اور درمیان شرح برزخ کے حدیث منقول
ہے انس ابن مالک سے قَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ اَللَّیْلَةُ الْاُولٰی عَسِیْرَةٌ عَلَی
الْمَیِّتِ فَتَصَدَّقُوْا لَهٗ وَیَنْبَغِیْ اَنْ یُّوَاظِبَ عَلَی الصَّدَقَةِ لِلْمَیِّتِ سَبْعَةَ
اَیَّامٍ وَقِیْلَ اَرْبَعِیْنَ فَاِنَّ الْمَیِّتَ یَتَشَوَّقُ اِلٰی بَیْتِهٖ ترجمہ کہا رسول علیہ السلام نے
شب اول سخت تر ہے میت پر پس صدقہ دو واسطے میت کے اور لائق یہ ہے کہ
ہمیشگی کری صدقہ دینے پر سات روز تک اور بعض نے کہا چالیس روز تک پس تحقیق
میت مشتاق ہوتی ہے طرف گھر اپنے کے اسیواسطے خلقت تین روز اور اکثر سات
روز اور چالیس روز تک فاتحہ اور تصدق مردون کے لیے کرتے ہین اور یہ رواج اکثر
شہرون مین ہے کہ چالیس روز کے بعد چارپائی بچھاتے ہین اور اوپر اوسکے حافظ
کو بٹھاتے ہین صبح تک اور گھر ارکھتے ہین یہ مخالف حدیث فقہ کے ہے اس سے البتہ
پرہیز چاہیئے واللہ اعلم بالصواب اور خزانة الروایات مین ہے ابن عباس سے اور
اسی طرح روایت کیا بیہقی نے شعب الایمان مین عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا الْمَیِّتُ فِیْ قَبْرِهٖ اِلَّا شِبْهُ الْغَرِیْقِ الْمُتَغَوِّثِ
یَنْتَظِرُ دَعْوَةً تَلْحَقُهٗ مِنْ اَبٍ اَوْ اُمٍّ اَوْ وَلَدٍ اَوْ صَدِیْقٍ فَاِذَا لَحِقَتْهُ
کَانَتْ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی مردہ نہین ہے تربت مین مگر مانند غرق ہونیوالے کے
ہے فریاد چاہتا ہے واسطے باہر آنیکے منتظر رہتا ہے ساتھ دعا کے کہ پہونچے ان باپ
یا بیٹے یا دوست کے طرف سے اور جبکہ پہونچتی ہے اوسکو ہوتے ہی دعا اور صدقہ
اور استغفار طرف اسکے دوست تر دنیا و مافیہا سے اسیطرح ذکر کیا زاد اللبیب
مین اور جامع الاوراد مین نقل کیا ہے کہ کتاب معتبر مین ہے یہہ حکایت
کہ صالح مرے ایک بزرگ گانون مین رہتے تھے اور واسطے نماز جمعہ کے شہر مین آتے

تھے اتفاقاً جمعرات کو مقبرہ مین اوترے دیکھا کہ لوگ بلباس فاخرہ خوش وخورم
قبرون سے باہر نکلکر ایک جائے بیٹھے ہین اون مین ایک جوان بلباس رنگین
اور کہنہ کے غمگین قبر سے نکلا بیٹھا ہی صالح مری نے پوچھا کہ اون لوگون کو خوش
وخورم اور تجھکو غم زدہ دیکھتا ہون باعث اسکا کیا ہی اوس جوان نے کہا وارث
انکے فاتحہ درود اور تصدق کرتے ہین اور مین سوائے والدہ کے کہ وہ خاوند
کرکے عیش مین ہی اور مجکو فراموش کیا کوئی نہین رکھتا صالح مذکور نے کہا کس
شہر مین اور کس محلہ مین رہتی ہی کہا جوان نے فلانے محلہ ہمسایہ فلانے مین
رہتی ہی صالح نے کہا مین احوال تیرا والدہ تیری کو کہون گا پس صالح شہر مین
آکر بعد نماز جمعہ کے اوس عورت کے گھر گیا اور پوچھا تیرا کوئی فرزند ہی تھا اوسکے
مان نے ایک آہ سرد کھینچ کر کہا کہ ایک پسر جوان تھا اوسنے انتقال کیا صالح نے
تمام احوال موتا اوس گورستان کا اور جوان کا کہا اوس عورت نے کہا کہ سچ ہی بعد
اوسکے کہا ایک درہم تمکو دیتی ہون واسطے بیٹے میرے کے تصدق کرو صالح
مذکور نے درہم لیکر تصدق کیا پھر شب جمعہ آیندہ کو اوس گورستان مین اوترا دیکھا
وہ سب مردے قبرون سے باہر نکل کر بیٹھے ہین اور وہ جوان بھی ساتھ لباس فاخرہ
کے خوب تر اور اون سے تھا باہر آکر پاس صالح مذکور کے آیا اور کہا ای صالح مری
تجھکو خدا تعالی جزای خیر عطا کرے جیسا تونے میرے حق مین نیکی کی الغرض تصدقات
واسطے میت کے ساتھ احادیث اور روایات کے ثابت ہی مگر یہہ جو سیوم اور
دسوان اور بیسوان اور چالیسوان اور ششماہی اور برسی رواج زمانہ مین
پھیلا ہی اور اکثر علماء دیندار کو دیکھا شریک اس رواج کے کہ اون ایام مین تصدقات
اور فاتحہ واسطے اوسکی کرتے ہین بلکہ اس باب مین رسالہ لکھے ہین اس فقیر
جامع اوراق کو اسکے جستجو بہت تھی کہ ایکبار بسبب درخواست مردمان بیسے اور

سے ہند کے جانا اسے ہیچمدان کا سے ہنابیسے مین ہوا اور بروز جمعہ بعد نماز جمعہ کے
مشغول بوعظ ہوا اور اکثر علما اور امرا اور شرفا اس مجلس وعظ مین موجود تھے اور
اکثر مانعین فاتحہ کے بھی موجود تھی کہ اوسی مجلس مین مولوی غلام حسین صاحب نے کتاب
جامع الفقہ ملا صدیق زبیری رحمہ اللہ کے نزدیک میری بھیجی دیکھا تو یہہ عبارت نظر آئی ::
فی مجموع الروایات اما اگر کسی از ملک خود طعام می کند و خلق را می خوراند بی شبہہ
حلال ست زیراکہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بروح حمزہ رضی اللہ عنہ سیوم روز و دہم روز
و چہلم روز و ششماہی سالیانہ دادہ و صحابہ نیز ہم چنین کردہ ہر کہ ازین منکر باشد پس او از
رسول صلی اللہ علیہ وسلم و اجماع صحابہ رضی اللہ عنہم منکر باشد **ترجمہ** یعنے بیچ مجموع
الروایات کے ہے کہ اگر کوئی ملک اپنے سے طعام پکاتا ہے اور خلق کو کہلاتا ہے بی شبہہ
حلال ہے اسواسطے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بروح حمزہ رضی اللہ عنہ کے طعام تیسرے
دن کا اور دسوین کا اور بیسوین کا اور چالیسوین کا اور چھہ ماہی کا اور برسی کا دیا
ہے اور صحابہ نے بھی اسی طرح کیا جو کوئی اسکا منکر ہوا پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
اور اجماع صحابہ کا منکر ہوا **دربیان فضیلت عشرہ ذوالحجہ** قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَیَّامٍ اَلْعَمَلُ الصَّالِحُ فِیْھِنَّ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ مِنْ
ھٰذِہِ الْاَیَّامِ **الحدیث ترجمہ** فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی دن کہ
عمل نیک اوسمین بہت پیارہ ہو طرف اللہ کے ان دنون مین سے کہ دیہہ بقرہ عید کا ہے
نقل کی یہہ بخاری نے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَیَّامٍ اَحَبُّ
اِلَی اللّٰہِ اَنْ یُّتَعَبَّدَ لَہٗ فِیْھَا مِنْ عَشْرِ ذِالْحِجَّۃِ یَعْدِلُ لَہٗ صِیَامُ کُلِّ یَوْمٍ مِّنْھَا
بِصِیَامِ سَنَۃٍ وَّقِیَامُ کُلِّ لَیْلَۃٍ مِّنْھَا بِقِیَامِ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ رواہ الترمذی **ترجمہ**
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی دن کہ زیادہ محبوب ہو طرف اللہ کے یہہ کہ
عبادت کرے اللہ کی اسمین دس دن ذی الحجہ کے سے برابر کئے جاتے روزے ہر دن کے

ان

ان مین سے ساتھ روزہ برس دن کے اور قیام ہر شب کا ان مین سے برابر ہے قیام شب
قدر کے نقل کی ہے یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
مَنْ اَحْیَی اللَّیَالِیَ الْاَرْبَعَ وَجَبَتْ لَہُ لَیْلَۃُ الْبَرَاتِ وَلَیْلَۃُ عَرَفَۃَ وَلَیْلَۃُ النَّحْرِ وَ
لَیْلَۃُ الْفِطْرِ رواہ ابن عساکر ترجمہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے شب بیداری
کی چار رات واجب ہوئی اوسکے لئے جنت یا مغفرت شب برات اور رات عرفہ کی
اور رات عید قربانی کی اور رات عید فطر کی نقل کی یہہ ابن عساکر نے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صِیَامُ یَوْمِ عَاشُوْرَاءَ اَحْتَسِبُ عَلَی اللّٰہِ اَنْ یُّکَفِّرَ السَّنَۃَ
الَّتِیْ قَبْلَہُ رواہ مسلم ترجمہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھنا دن عاشورہ کا
امید رکھتا ہون اللہ سے یہ کہ جھاڑ دے گناہ برس روز کی کہ پہلے اس سے ہے نقل کی یہ
مسلم نے قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَالْفَجْرِ وَلَیَالٍ عَشْرٍ فرمایا اللہ تعالی نے قسم کھاتا ہون مین
فجر کی اور دس رات کی کہ وہ دیہہ بقرہ عید کا ہے یا دیہہ محرم کا ہے یا مراد لیالی عشر سے
دیہہ رمضان کا ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ تلاش شب قدر کے اَلْتَمِسُوْ
هَا فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ یعنے تلاش کرو شب قدر کو اخیر دہے مین رمضان سے اور نزدیک
بعض کے وَلَیَالٍ عَشْرٍ سے مراد دس رات متفرقہ ہے پانچ راتین رمضان مبارک کے
آخر دہے کی کہ ان مین مظنہ لیلۃ القدر کے برکات کا ہے شب عید فطر رات عرفہ عید قربانی
کے اور ستائیسوین رجب اور شب عاشورہ اور شب برات کے اور اسی طرح اللہ تعالی نے
بارہ مہینون مین سے چار مہینون کو فضیلت دی ہے قولہ تعالی اِنَّ عِدَّۃَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ
اللّٰہِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِیْ کِتٰبِ اللّٰہِ یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مِنْهَا اَرْبَعَةٌ
حُرُمٌ ترجمہ بیشک شمار مہینون کا اللہ کے نزدیک بارہ مہینے ہین بیچ لوح محفوظ کے
اوسدن سے کہ پیدا کیا آسمان اور زمین کو چار اونمین سے صاحب حرمت ہین فی
المشکوۃ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْهَا اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلٰثٌ

مُتوالِیاتٌ ذُو القعدۃِ وذُوالحِجّۃِ والمُحرّمُ ورجبُ مُفرَدُ الّذی بَینَ جمادیٰ
وشعبانُ **ترجمہ** درمیان مشکوۃ کے ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار
مہینے بارہ مہینوں مین صاحب حرمت ہین تین متوالیات یعنے ایک دوسرے
پے درپے انیوالے ذی قعدہ ذی الحجہ محرم اور رجب معزو یعنے تنہا کہ درمیان دو ماہ
جمادی اور شعبان کے ہی **حدیث** قالَ رسُولُ اللّٰہِ صلّی اللّٰہُ علیہِ وسلّمَ الا انّ
رجبَ شھرُ اللّٰہِ وشعبانُ شھری ورمضانُ شھرُ اُمّتی **ترجمہ** فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خبردار ہو بیشک رجب مہینا اللہ کا ہی اور شب برات کا مہینا میرا
ہی اور رمضان میری امت کا ہی فی شرح الصدور واخرج احمد والترمذی
والبیھقی وابن ابی الدنیا عن عمرو قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم
ما من مسلم یموت یوم الجمعۃ ولیلۃ الجمعۃ الا وقاہ اللّٰہ من فتنۃ القبر
ترجمہ درمیان شرح صدور کے ہی کہ نقل کی احمد اور ترمذی اور بیہقی اور ابن ابی
الدنیا نے عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی مسلمانون سے کہ
مرتا ہے جمعہ کے دن یا جمعرات کے دن مگر محفوظ رکھتا ہی اوسکو اللہ تعالی قبر کے
فتنہ سے اخرج حمید فی ترغیبہ عن ایاس بن ابی بکر ان رسول اللّٰہ صلی
اللّٰہ علیہ وسلم قال من مات یوم الجمعۃ کتب لہ اجر شھید ووقی فتنۃ
القبر **ترجمہ** روایت کیا حیدر نے ترغیب مین ایاس بن ابی بکر سے بیشک رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا جو کوئی مرے دن جمعہ کے لکھا جاتا ہی واسطے اوسکے
اجر شہید کا اور محفوظ رہتا ہی فتنہ قبر سے **اور حاشیہ صادقیہ مین لکھا ہے**
اگر کوئی مرے دن جمعہ کے یا شب جمعہ کے عذاب قبر کا نہو اسکو سوا ایک ساعت کے بہر
تا قیامت عذاب نہوگا اور درمیان **ما ثبت بالسنۃ** کی نقل کی کہ امام مالک کے
نزدیک شب جمعہ افضل ہی شب قدر سے اس واسطے شب قدر کو فضیلت ہوئی بسبب نازل

ہونے ملایکہ کے اور روح کے اور شب جمعہ کو فضیلت ہی کہ اسمین قرار پایا نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ رحم آمنہ کے کہ جسکے سبب سے شب قدر امت کو عنایت ہوئی اسی واسطے مالکیہ اس شب مین بہت تصدقات کرتے ہین پس اس نیت بسے کہ بہ سبب ان دنون اور راتون کے اور مہینونکی عبادات اور تصدقات مین ترقی اور زیادتی ثواب کے حاصل ہوتی ہی مقرر کرکر کوئی کچھ خیرات کرے مضایقہ نہین ورنہ جسوقت جسدن کریگا ثواب پاوے گا

واللہ اعلم بالصواب

باب الثانی فی الدعاء للاموات

اَخرَجَ البَیہقِیُّ فِی شُعَبِ الاِیمَانِ عَن ابنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ لَیُدخِلُ عَلٰی اَہلِ القُبُورِ مِن دُعَاءِ اَہلِ الاَرضِ مِن اَمثَالِ الجِبَالِ وَہَدِیَّۃُ الاَحیَاءِ اِلَی الاَموَاتِ الاِستِغفَارُ لَہُم ترجمہ نقل کیا بیہقی نے بیچ شعب الایمان کے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک اللہ تعالیٰ داخل کرتا ہی اوپر اہل قبور کے دعا واہل زمین سے مثل پہاڑون کے یعنی ثواب اوسکا مانند پہاڑون کے اوپر مردون کے جاتا ہی اور البتہ ہدیہ زندون کا طرف مردون کے استغفار ہی واسطے موتی کے عَن عَمرِو بنِ جَرِیرٍ قَالَ اِذَا دَعَا العَبدُ لِاَخِیہِ المَیِّتِ اَتٰی بِہَا اِلٰی قَبرِہٖ مَلَکٌ فَقَالَ یَا صَاحِبَ القَبرِ الغَرِیبِ ہٰذِہٖ ہَدِیَّۃٌ مِن اَخٍ اِلَیکَ ترجمہ منقول ہی عمرو بن جریر سے کہا جب دعا کرتا ہی بندہ واسطے بھائی میت اپنی کے لاتا ہی اوس دعا کو طرف قبر میت کے فرشتہ اور کہتا اے صاحب قبر کے یہہ ہدیہ ہی طرف تیرے بھائی تیرے کے طرف سے کہ شفیق ہی اوپر تیرے فی ملتقط الاحیاء قَالَ بَعضُ السَّلَفِ الدُّعَاءُ لِلاَموَاتِ بِمَنزِلَۃِ الہَدَایَا لِلاَحیَاءِ ترجمہ ملتقط الاحیا مین ہی کہا بعض سلف نے دعا واسطے موتی کے مانند تحفون کے ہی زندون سے خزانۃ الروایات اور فتاوی زاد اللبیب مین ہی کہ حدیث مین آیا ہی

جب کوئی مسلم گورستان مین جاتا ہی اہل گورستان امیدوار دعاء خیر کے اوس سے ہوتے ہین اور روحین اون کی پیچہے گذرنیوالے گورستان کے چالیس قدم آتی ہین اگر فاتحہ پڑہے ہاے خوش ہوکر پہرتی ہین وگرنہ غمگین ہوکر نا امید چلی جاتی ہین پس جان لوکہ اموات دعاء زندون کے محتاج ہین **فی شرح** الصدور الاجماع علی ان الدعاء ینفع المیت **ودلیلہ قولہ تعالیٰ** الذین جاؤ من بعدہم یقولون ربنا اغفرلنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان **ترجمہ** شرح صدور مین ہی کہ اجماع ہی اسپر کہ تحقیق دعا نفع دیتی ہی میت کو اور دلیل اسکی قرآن شریف سے ہی اور وہ لوگ کہ آئے پیچہے اونکے کہتے ہین اے رب ہمارے بخش ہمکو اور ہمارے بہائیون کو کہ آگے ہمسے سبقت کرگئے ہین ساتھ ایمان کے فی شرح الصدور واخرج ابی الدنیا **عن** بشار بن غالب قال رایت الرابعۃ فی النوم وکنت کثیر الدعاء لہا فقالت لی یا بشار ھدایاک تاتینا علی اطباق من نور مخمرۃ بمنادیل الحریر قلت کیف ذالک قالت ھکذا دعاء المؤمنین للاحیاء اذا دعوا للموتی فاستجیب لہم جعل ذلک الدعاء علی اطباق النور ثم خمر بمنادیل الحریر ثم اتی الذی دعی لہ من الموتی فقیل ھذہ ھدیۃ فلان الیک **ترجمہ** شرح صدور مین ہی کہ نقل کیا ابن ابی الدنیا نے بشار بن غالب سے کہا دیکہا مین خواب مین **رابعہ** کو اور تہا مین دعا بہت کرنیوالا واسطے اسکے پس کہا رابعہ نے ای بشار آتے ہین میرے پاس تحفے تیرے طباقون نور پر لپٹے ہوئے کپڑون حریر کے سے کہا مین نے کیون کر یہہ دعا پہنچتی ہی کہا **رابعہ نے** اسیطرح دعاء مومنین زندون کے موتی کے واسطے جب دعا واسطے اون کے کی جاتی ہی طباقون نور مین بہر لپٹے جاتے ہین طباق کپڑون حریر سے پہر آتے ہین طباق پر نور مین واسطے اوسکے یہہ دعا کہ بہی ہی میت کو پس کہا جاتا ہی یہ ہدیہ ہی فلانہ کا طرف تیرے وفی الاذکار النووی اجمع العلماء علی ان الدعاء للاموات ینفعہم ویصل الیہم **ترجمہ**

اذکار نووی مین ہی کہ جمع ہوئے علما اسپر کہ دعا واسطے اموات کے نافع ہی اور یہی مختار ہی اون کے طرف اور شرح عقاید نسفی مین اور شرح فقہ اکبر ملا علی قاری مین آیا ہی اِنَّ فِی دُعَاءِ الْاَحْیَاءِ لِلْاَمْوَاتِ وَصَدَقَتِهِمْ عَنْهُمْ نَفْعٌ لَهُمْ خِلَافًا لِلْمُعْتَزِلَةِ ترجمہ دعا زندون کی موتی کے لئے اور صدقہ اونکا واسطے اموات کے نافع ہی خلاف ہی معتزلہ کا اور قصیدہ امالی مین ہی بیت وَلِلدَّعَوَاتِ تَاْثِیْرٌ بَلِیْغٌ وَقَدْ یَنْفِیْهِ اَصْحَابُ الضَّلَالِ یعنے دعاؤن مین تاثیر بہت ہی اور نفی کرتی ہین صاحب ضلالت یعنے فرقہ معتزلہ پس ہرگاہ پہنچنا دعوات اور صدقات کا زندون سے موتی کو ثابت احادیث اور روایات سے ہوا اور یہ مذہب اہل سنت جماعت کے پس جمع کرنا دونو مین کیا قباحت رکھتا ہی صاحب ذہن سلیم اور سالک صراط مستقیم پر پوشیدہ نہ ہوگا علاوہ اسکے اخراج صدقہ کا شریعت مین اداب قبولیت دعا سے ہی چنانچہ بیچ مقدمہ حصن حصین کے ہی کہ کہا ہی بیچ ضمن تعداد اداب دعا کے وَتَقْدِیْمُ عَمَلٍ صَالِحٍ لہذا استسقا مین کہ حقیقت استسقا دعا اور استغفار ہی اداب اوسکی سے تقدیم صدقہ اور صوم ہے اور اوسکی شریعت مین نظایر بہت ہین ہر گاہ کہ تقدیم صدقہ دعا اداب سے ہوا اور وقت صدقہ کا وقت اجابت دعا ہی پس وقت صدقہ کے دینی اور کھلانیکے دعا حق مین میت کے نزدیک بہ قبولیت ہوتی ہی اور ہات اوٹھا وقت دعا کے شرایط دعا سے ہی فِیْ کِتَابِ الدَّعَوَاتِ مِنْ مِشْکٰوۃِ الْمَصَابِیْحِ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَبَّکُمْ حَیٌّ کَرِیْمٌ یَسْتَحْیِیْ مِنْ عَبْدِهٖ اِذَا رَفَعَ یَدَیْهِ اَنْ یَّرُدَّهُمَا صِفْرًا ه رواه الترمذی وابو داود والبیہقی فی دعوۃ الکبیر ترجمہ کتاب الدعوات مین مشکوۃ شریف کے ہی سلمان سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک رب ہمارا زندہ ہی بخشنے والا مہربان کہ شرم کرتا ہی بندہ اپنے سے جسوقت اوٹھاتا ہی دونو ہات اپنی طرف اللہ کے

کہ خالی ہو سے نقل کیا ترمذی اور ابوداود اور بیہقی نے دعوات کبیر مین عن ابن عباس
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا فرغتم فامسحوا بہا وجوہکم
رواہ ابوداود ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پس
جب فراغت ہو تم دعا سے پس پھیرو ہاتھونکو منھہ اپنے پر نقل کی ابوداود نے عن ابن
ثابت ابن یزید عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا دعی
ورفع یدیہ ومسح وجہہ بیدیہ رواہ البیہقی فی الدعوات الکبیر
ترجمہ ثابت بن یزید سے ہی کہ روایت کی باپ اپنے سے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
جسوقت دعا مانگتے پس اوٹھاتے دونو ہات اپنے اور پھیرتے منھہ پر نقل کی یہہ حدیث بیہقی نے
دعوات کبیر مین سوا اسکے جو ہات اوٹھانیکے وقت دعا کی مالا مال حدیثین وارد ہین واسطے
اختصار کے نہین لکہین جسکو مطلوب ہو دیکھنا کتب احادیث مطالعہ کرے بلکہ دعا کرنی طعام
وغیرہ پر دسترخوان بچھاکر حدیث مین آیا ہے وعن ابی ہریرۃ قال لما کان یوم
غزوۃ تبوک اصاب الناس مجاعۃ فقال عمر یا رسول اللہ ادعہم
بفضل ازوادہم ثم ادع اللہ لہم علیہا بالبرکۃ فقال نعم فدعا بنطع
فبسط ثم دعا بفضل ازوادہم فجعل الرجل یجیئ بکف ذرۃ ویجیئ
الآخر بکف تمرۃ ویجیئ الآخر بکسرۃ حتی اجتمع علی النطع شیئ یسیر
فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالبرکۃ ثم قال خذوا باوعیتکم حتی
ما ترکوا فی العسکر وعاء الا ملؤوہ قال فاکلوا حتی شبعوا وفاضلت فضلۃ
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشہد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ
لا یلقی اللہ بہما عبد غیر شاک فیحجب عن الجنۃ رواہ مسلم ترجمہ کہا ابوہریرہ
نے جب کہ ہوا دن غزوہ تبوک کا پہنچی لوگون کو بھوک شدید پس کہا عمر رضی اللہ عنہ نے
یا رسول اللہ منگوا اپنے لوگون سے بچا ہوا توشہ اون کا پھر دعا کیجئے اللہ سے اونکے لیئے

اون توشون پر ساتھ برکت کے پس فرمایا آن حضرت نے اچھا پس منگوایا دسترخوان
چمڑے کا پس بچھایا گیا وہ پھر منگوایا گیا بچا ہوا توشہ اون کا پس شروع کیا کسی شخص نے کہ لاتا
تھا مٹھی بھر چبینے کی اور لاتا تھا دوسرا ٹکڑے روٹی کے یہان تک کہ جمع ہوئے دسترخوان پر
تھوڑی سی چیز پس دعا کی آنحضرت نے برکت کی اوسپر پھر فرمایا لو اسمین سے جتنا چاہو اپنے
باسنون مین پس لیا لوگون نے اپنے باسنون مین یہان تک کہ سیر ہوئے اور باقی رہا بقیہ بہت
پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گواہی دیتا ہون مین کہ کوئی نہین معبود مگر اللہ اور تحقیق
مین ہون رسول خدا کا نہین ہے یہ بات کہ ملے اللہ تعالی سے ساتھ ان دونون گواہیون کے
کوئی بندہ کہ نہ شک کرنیوالا ہو اور پھر روکا جاوے بہشت سے اور بہت ایسے مضمون کی
حدیثین آئی ہین پس جب کے طعام پر ہات اٹھانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطے دعا کے
غزوہ تبوک مین مجمع لشکر مین کہ قریب لاکھ آدمیون کے نوبت پہنچی تھی ثابت ہوا اور وقت
صدقہ کا وقت اجابت دعا کا ہوا تو اب وقت صدقہ دینے کے یا کھلانے کے جیسا کہ معمول
لوگون مین ہے کہ طعام اور شیرینی وغیرہ دسترخوان پر آگے اپنے رکھہ کر ہات اٹھاکر اوپر
طعام کے دعا خدا سے واسطے میت کے کرتے ہین اور ثواب اس طعام کا واسطے اللہ کے
میت کو بخشتے ہین درست ہین اور ثواب اوسکا میت کو پہنچتا ہے چنانچہ جامع الاوراد اور
استفتا مولوی شاہ عبد العزیز صاحب مرحوم اور مولوی رفیع الدین صاحب مرحوم وغیرہ
مین لکھا ہے کہ یہ طریقہ درست اور مستحسن ہے اور فایدہ مردون اور زندون کو اسمین ہے چنانچہ
باب چوتھے مین ذکر کیا جائیگا انشاء اللہ پس دعا کرنے وقت صدقہ کے اور جمع کرنا ہر دو کا
کچھہ قباحت نہین رکھتا بلکہ افضل اور اعلی ہے اور پڑھنا سورہ فاتحہ کا کہ اساس محامد الہی ہے
اور ختم ساتھ دعا کے مرجو الاجابت ہے اور سورہ اخلاص کہ مشتمل اوپر محامد ثنا حق جل وعلی
کے ہے اور درود اوپر نبی مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے آداب مطلق دعا سے ہے اکثر اوقات
دعا مین درمیان مسلمانون کے پڑھا جاتا ہے لہذا عوام مین مشہور ہو گیا ہے کہ وقت دعا کے

کہتے ہیں فاتحہ اور قل پڑھ لو اور غرض اُس سے دعا کرنی ہوتی ہے اور یہہ کلام عوام مسلمانوں کی قسم ذکر لازم عرفی اور ارادہ ملزوم کے سے ہے اور تفسیر فتح العزیز میں بھی ساتھ اس تحقیق کے اشارہ کیا ہے واللہ اعلم بالصواب

باب الثالث فی قراۃ القرآن للمیت

باب تیسرا بیچ بیان قراۃ قرآن کے واسطے میت کے وَاخْتَلَفُوا فِي وُصُولِ ثَوَابِ الْقِرَاۃِ لِلْمَيِّتِ فَجُمْهُورُ السَّلَفِ وَالْأَئِمَّةِ الثَّلَاثَةِ عَلَى الْوُصُولِ ترجمہ اور اختلاف کیا بیچ پہنچنے ثواب قراۃ قرآن کے واسطے میت کے پس جمہور السلف اور آیمہ ثلاثہ اوپر وصول کے ہیں وَالْمَشْهُورُ مِنْ مَذْهَبِ الشَّافِعِيِّ رحمہ اللہ أَنَّهُ لَا يَصِلُ وَذَهَبَ ابْنُ حَنْبَلٍ وَجَمَاعَةٌ مِنَ الْعُلَمَاءِ وَجَمَاعَةُ أَصْحَابِ الشَّافِعِيِّ أَنَّهُ يَصِلُ فَالْاخْتِيَارُ أَنْ يَقُولَ الْقَارِي بَعْدَ فَرَاغِهِ اللَّهُمَّ أَوْصِلْ ثَوَابَ مَا قَرَأْتُهُ ترجمہ اور مشہور مذہب شافعی سے ہے کہ نہیں پہونچتا اور گئے ابن حنبل اور ایک طایفہ علماء سے اور ایک جماعت اصحاب شافعی سے طرف اوسکے کہ تحقیق پہونچتا ہے طرف میت کے ثواب قراۃ کا پس مختار یہہ ہے کہ کہوے قاری بعد فراغت قراۃ کے اے بار خدایا پوچا ثواب اُسکا فلانیکو جو میں نے پڑھا ہے عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَرَّ عَلَى الْمَقَابِرِ وَقَرَءَ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ عَشَرَ مَرَّةً ثُمَّ وَهَبَ لِلْأَمْوَاتِ أُعْطِيَ مِنَ الْأَجْرِ بِعَدَدِ الْأَمْوَاتِ ترجمہ کہا علی رضی اللہ عنہ نے کہ بیشک حضرت نے کہا کہ جو شخص گذرے اوپر گورستان کے اور پڑھے قل ہو اللہ احد گیارہ مرتبہ پھر بخشے ثواب اُسکا واسطے مردوں کے عطا کیا جاتا ہے پڑھنے والے کو ثواب سے ساتھ شمار اموات کے أَخْرَجَ الْقَاضِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الْبَاقِي الْأَنْصَارِيُّ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ قَالَ حَمَّادُ الْمَكِّيُّ خَرَجْتُ لَيْلَةً إِلَى مَقَابِرِ مَكَّةَ فَوَضَعْتُ رَأْسِي عَلَى قَبْرٍ فَنِمْتُ فَرَأَيْتُ أَهْلَ الْمَقَابِرِ حَلْقَةً حَلْقَةً فَقُلْتُ أَقَامَتِ الْقِيَامَةُ قَالُوا لَا وَلَكِنْ رَجُلًا مِنْ إِخْوَانِنَا قَرَءَ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ وَجَعَلَ ثَوَابَهُ

لنا فتحن نقتسمه منذ سنة ترجمہ روایت کیا قاضی ابوبکر بن عبد الباقی انصاری
نے سلمہ بن عبیدہ سے کہ کہا حماد مکی نے نکلا مین ایکرات طرف گورستان کے پس رکہا
سرکو اوپر قبر کے پس سوگیا پس دیکہا مینے اہل قبور کو حلقہ حلقہ پس کہا مینے کیا قایم ہوئی
قیامت کہا اہل قبور نے نہین لیکن ایک مردنے ہمارے بہائیون سے پڑہی تہی قل ہو اللہ احد اور بخشا
ثواب ہمکو پس تقسیم کر رہے ہین اسکو ایک برس سے وفي شرح الصدور وعن
احمد بن حنبل قال اذا دخلتم المقابر فاقرؤا بفاتحة الكتاب والمعوذتين و
قل هو الله احد واجعلوا ذالك لاهل المقابر فانه يصل اليهم ترجمہ
شرح صدور مین ہے احمد بن حنبل سے کہا جب جاؤ تم گورستان مین پس پڑہو تم الحمد
اور قل ہو اللہ احد و قل اعوذ برب الفلق و قل اعوذ برب الناس اور بخشو اون کو
واسطے اہل قبور کے پس مقرر پہونچتا ہے وہ طرف اونکے خزانة الروایات اور فتاوی
غرایب مین حدیث نقل کی في الحديث من قرأ الفاتحة وآية الكرسي وجعل
ثوابها لاهل القبور يدخل قبر كل مؤمن من المشرق الى المغرب اربعين
نورا ووسع قبورهم ورفع درجتهم ويرفع للقاري اجر ستين
نبيا وخلق الله من كل حرف ملكا يسبح الى يوم القيمة ثم يقرأ سورة
اذا زلزلت الارض والهكم التكاثر ترجمہ حدیث مین ہے جسنے پڑہی سورہ
فاتحہ اور آیۃ الکرسی اور بخشا ثواب اوسکا واسطے اہل گورستان کے داخل کرتا ہے
اللہ تعالی قبر مین ہر مومن کے مشرق سے مغرب تک چالیس نورا اور فراخ ہوتی
ہے قبر اون کی اور بلند کرتا ہے درجات اون کے اور بلند ہوتا ہے واسطے پڑہنے
والے کے ثواب ساٹہ نبیون کا اور پیدا کرتا ہے اللہ جل شانہ ہر حرف مین سے ایک
فرشتہ کہ تسبیح کرتا ہے اللہ جل شانہ کے
دن قیامت تک پہر پڑہی سورۃ اذا زلزلت الارض والهكم التكاثر اور مفتاح

الجنان اور وسیلة القلوب اور فتاوی زاد اللبیب مین لکھا ہے جو شخص
یہ آیت گورستان مین پڑھی زَعَمَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اَنْ لَّنْ یُّبْعَثُوْا قُلْ بَلٰی وَرَبِّیْ
لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ وَذٰلِكَ عَلَی اللّٰهِ یَسِیْرٌ بخشے جاتے ہین ہر دو
اور پڑھنے والے حدیث مَنْ زَارَ قَبْرَ وَالِدَیْهِ فِیْ کُلِّ جُمُعَةٍ وَیَقْرَءُ یٰسٓ
وَیَجْعَلُ ثَوَابَهَا لَهُمَا لَمْ یَبْقَ حَقٌّ لَّهُمَا اِلَّا اَدّٰی اِلَیْهِمَا ترجمہ جو کوئی زیارت قبر باپ اور ماں
اپنی کے بیچ دن جمعہ کے کرے اور پڑھے سورہ یاسین اور بخشے ثواب اسکا مان اور
باپ کو نہین باقی رہتا مان اور باپ کا حق مگر کہ ادا کر دیا اوسنے حق کو طرف مان اور
باپ کے فِیْ شَرْحِ الصُّدُوْرِ قَالَ الْقُرْطُبِیُّ وَقَدْ کَانَ الشَّیْخُ عِزُّ الدِّیْنِ بْنُ
عَبْدُ السَّلَامِ نَفِیَ بِاَنَّهٗ لَا یَصِلُ اِلَی الْمَیِّتِ ثَوَابُ مَا یُقْرَاُ لَهٗ وَیُهْدٰی اِلَیْهِ فَلَمَّا
تُوُفِّیَ رَاٰهُ بَعْضُ اَصْحَابِهٖ فِی الْمَنَامِ فَقَالَ لَهٗ اِنَّكَ کُنْتَ تَقُوْلُ اِنَّهٗ لَا یَصِلُ اِلَی
الْمَیِّتِ ثَوَابُ مَا یُقْرَءُ وَیُهْدٰی اِلَیْهِ فَکَیْفَ الْاَمْرُ قَالَ لَهٗ کُنْتُ اَقُوْلُ ذٰلِكَ
فِیْ دَارِ الدُّنْیَا وَالْاٰنَ قَدْ رَجَعْتُ عَنْهُ بِمَا رَاَیْتُ مِنْ کَرَمِ اللّٰهِ فِیْ ذٰلِكَ وَاَنَّهٗ
یَصِلُ اِلَیْهِ ذٰلِكَ هٰکَذَا فِیْ رَوْضِ الرِّیَاحِیْنِ ترجمہ بیچ شرح صدور کے ہے
کہا قرطبی نے تحقیق تھے شیخ عز الدین بن عبد السلام نفی ساتھ اسکے کہ نہین پہنچتا میت کو
ثواب قرارت کا کہ ہدیہ کیا جاتا ہے طرف میت کے پس جب فوت ہوئے دیکھا اونکو بعض
اصحاب اون کی نے خواب مین اور کہا اونکو تھے تم کہتے کہ نہین پہنچتا طرف میت کے ثواب
اسکا کہ پڑھا جاتا ہے اور ہدیہ کیا جاتا ہے طرف میت کے پس اب کیونکر امر ہے کہا شیخ نے
کہتا تھا مین اسکو دنیا مین اور اب رجوع کیا مینے اوسسے اسواسطے کہ دیکھا مین نے کرم اللہ کا
اسمین اور بیشک پہنچتا ہے میت کو ثواب قرارت کا پس ہرگاہ کہ اعتقاد دعوات و صدقات
اور قرارت قرآن کا میت کے حق مین مذہب اہل سنت اور جماعت مین کہ بدلیل ساتھ احادیث
اور روایات کے ہے مطلقاً حق ہوا پس اگر آدمی تینونکو زمان واحد مین بطریق اجتماع کے عمل مین

لائے مضایقہ نہیں ۱۲

البابُ الرّابعُ

الباب

فی الرّسمِ الّذی شاعَ فی دیارِ العربِ والعجمِ بانّ القومَ یجتمعونَ ویقرؤنَ
القراٰنَ لموتاھم ⁂ ترجمہ باب چوتھا ہے بیچ بیان ثبوت اس رسم کے کہ مروج ہے
ملک عرب اور عجم میں ساتھ اس طور کے کہ قوم جمع ہوتی ہیں اور پڑھتی ہیں قراٰن مجید واسطے
موتا ہیں کے ذکرہ الملّا علی قاری فی المرقات شرح المشکواۃ اخرج الخلال فی الجامع
عن سفین قال کان الانصار اذا مات لھم المیّت اختلفوا الی قبرہٖ ویقرؤنَ
القراٰن ترجمہ ذکر کیا ملا علی قاری نے مرقات شرح مشکوۃ میں کہ روایت کی خلال نے
بیچ جامع کے سفین سے کہا تھے انصار کہ جب مرتے انہیں کوئی میت آتے لوگ طرف قبر
میت کے اور پڑھتے تھے قرآن وفی شرح الصّدور انّ المسلمین ما زالوا فی کلّ
عصرٍ بمصرٍ یجتمعونَ ویقرؤنَ القراٰنَ لموتاھم من غیر نکیرٍ فکان ذٰلک اجماعًا
ترجمہ بیچ شرح صدور کے شیخ جلال الدّین سیوطی کے مرقوم ہے کہ مسلمان لوگ ہمیشہ
ہر زمانے میں شہر میں جمع ہوتے ہیں اور قرآن مردے کے لئے پڑھتے ہیں بغیر انکار کرنے کسی
منکر کے یعنی کسی نے علما سے اس اجماع پر انکار نہیں کیا پس تو یہ اجماع مسلمانوں کا اس امر خیر پر
مانند اجماع کے ہوا فی زیارتِ القبورِ من فتاوی الغرایب قال اھل الحقّ
اذا اصابَ المسلم مصیبۃٌ تقعد صاحبھا والنّاس معہ للتعزیۃ معظمین
للمیّتِ الّذی خلا منہ مصلّاہ واٰثار اسلامہٖ وبرکۃ عبودیّتہٖ ویتجاوزون
علٰی ما دخل النّقص فی عددِ المسلمین واھلِ التّعبّد ویکونون غیر محزونین
وسعی ان یقرءَ القراٰنَ متوجّھین الی القبلۃِ ترجمہ درمیان زیارت القبور کے
ہے فتاوی غرایب سے کہ کہا اہل حق نے جب پہونچی مسلمان کو مصیبت بیٹھے صاحب
اسی مصیبت کا اور لوگ ساتھ اوسکے واسطے تعزیت کے کہ ہوں بزرگی کرنیوالے واسطے

میت کے کہ خالی ہووے اوس سے نمازگاہ اوسکی اور آثار اسلام اوسکی کے اور
برکت عبادت اوسکی کے اور غم کرے اوپر اسباب کے کہ داخل ہوا نقصان بیچ عدد
مسلمانوں کے اور اہل عبادت کے اور نہ ہچو کرنیوالے ہوں اور کوشش کرے اسپر یہہ کہ قرآن
شریف پڑھے متوجہ ہوکر طرف قبلہ کے اور درمیان جامع الاوراد کے لکھا ہے کہ اگر بر طعام
فاتحہ کردہ بفقرا بدہد خواہ در حالت حیات و خواہ بعد مردن البتہ ثواب برسد ترجمہ
یعنے اگر اوپر طعام کے فاتحہ کرکے فقرا کو دیوے خواہ حالت حیات میں خواہ بعد مرنیکے
البتہ ثواب پہنچتا ہے اور بھی جامع الاوراد میں ترتیب فاتحہ ختم قرآن کے واسطے ارواح مردونکی
اسطرح لکھی ہے۔ چون قرآن ختم کند اول پنج آیۃ خواندہ دست برای فاتحہ بردارد و ثواب
آن بروح میت بہ بخشد ترجمہ جب قرآن ختم کرے اول پنج آیت پڑھکر ہاتھ اوٹھاوے
اور ثواب ختم کا ساتھ ارواح جس شخص کے چاہے طفیل آنحضرت کے بخشے فی الانبازی۔
سُئِلَ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ فَقَالَ الْمُرْتَحِلُ اِلیٰ اَنْ قَالُوْا وَاِذَا جْتَمَعُوْ بِقُرْاٰنٍ بِالتِّلَاوَۃِ
وَیَقْرَءُ الْفَاتِحَۃَ وَخَمْسَ اٰیَاتٍ مِنْ اَوَّلِ سُوْرَۃِ الْبَقَرَۃِ اِلیٰ قَوْلِہٖ وَاُولٰئِکَ هُمُ
الْمُفْلِحُوْنَ۔ ترجمہ درمیان انباری کے ہے سوال کیا گیا یہہ کہ کونسا عمل ہے افضل پس
کہا افضل الاعمال مرتحل ہے یہاں تک اور جب اکٹھے ہوں ساتھ تلاوت قرآن کے اور پڑھے سورہ
فاتحہ اور پنج آیۃ سورہ بقر سے اولئک ہم المفلحون تک فی کنز العباد فی الحدیث
کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا خَتَمَ الْقُرْاٰنَ یَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ قَدْرَ خَمْسَ
اٰیَاتٍ ترجمہ درمیان کنز العباد کے ہے کہ حدیث میں وارد ہے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
جب ختم کرتے قرآن کا پڑھتے قدر پنج آیات کے وَفِی الْفَتَاوٰی الْکُبْرٰی قَالَ الْفَقِیْہُ
اَبُو اللَّیْثِ قِرَاءَۃُ قُلْ هُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ثَلٰثًا عِنْدَ خَتْمِ الْقُرْاٰنِ شَیْءٌ اِسْتَحْسَنَہٗ اَهْلُ
الْعِرَاقِ ترجمہ درمیان فتاوی کبری کے ہے کہ کہا فقیہ ابو اللیث نے پڑھنا سورہ اخلاص کا
تین بار وقت ختم کرنے قرآن کے مستحب اور نیک رکہا اسکو اہل عراق نے یعنے لایتوی

تا آخر بعدہ قل ہو اللہ تین بار اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور الحمد ایک
مرتبہ اور الم ذالک الکتب تا مفلحون و ماکان محمد تا علیما ان اللہ ملائکتہ تا تسلیما سبحان
ربک رب العزۃ تا رب العالمین پڑھے وَعَنْ اَیْفَعَ ابْنِ عَبْدِ الْکَلَاعِیْ قَالَ قَالَ
رَجُلٌ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ سُوْرَۃٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ اَعْظَمُ قَالَ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ رَوَاہُ
الدَّارِمِیُّ کہا ایفع بن عبد اللہ کلاعی نے کہا ایک مرد نے یا رسول اللہ کون سے سورہ قرآن سے
بزرگ تر ہے فرمایا سورہ اخلاص وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیَعْجِزُ اَحَدُکُمْ اَنْ یَقْرَءَ فِیْ لَیْلَۃٍ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ قَالُوْا وَکَیْفَ
یَقْرَءُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ قَالَ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ثُلُثُ الْقُرْاٰنِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِیُّ
ترجمہ کہا ابی الدرداء نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
آیا عاجز ہے کوئی تم سے اسکا کہ پڑھے بیچ رات کے تیسرا حصہ قرآن کا کہا صحابہ نے کیونکر پڑھ سکتا ہے
تیسرا حصہ قرآن فرمایا قل ہو اللہ احد برابر ثلث قرآن کے ہے نقل کی یہ مسلم اور بخاری
نے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَرَبَ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
خِبَاءَہٗ عَلٰی قَبْرٍ وَھُوَ لَا یَحْسِبُ اَنَّہٗ قَبْرٌ فَاِذَا فِیْہِ اِنْسَانٌ یَقْرَءُ تَبَارَکَ
الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْکُ حَتّٰی خَتَمَھَا فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَہٗ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھِیَ الْمَانِعَۃُ ھِیَ الْمُنْجِیَۃُ تُنْجِیْہِ مِنْ
عَذَابِ اللّٰہِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ ترجمہ کہا ابن عباس نے کھڑا کیا بعض اصحاب آنحضرت نے
خیمہ اوپر قبر کے اور وہ نہیں جانتا تھا کہ قبر ہے پس ناگاہ قبر میں انسان ہے کہ سورہ تبارک
الذی پڑھتا ہے یہاں تک کہ تمام کی اوسنے پس آیا آنحضرت کے پاس اور خبر دی اس امر کے
پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ سورہ منع کرنیوالی ہے اور نجات دہندہ ہے
کہ نجات دیتی ہے قاری کو عذاب خدا سے روایت کی ترمذی نے اسی واسطے اکثر لوگ
وقت ختم فاتحہ کے پنج آیۃ اور سورہ ملک اور سورہ اخلاص وغیرہ پڑھتے ہیں اور یہ بھی

شاہ عبد العزیز صاحب مرحوم فتوی جواز عرس مین لکھتے ہین انکہ بہیئت اجتماعیہ مردم کثیر جمع
شوند و ختم کلام اللہ کنند و فاتحہ بر شیرینی یا طعام نمودہ تقسیم در حاضرین نمایند این
قسم معمول در زمان پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم و خلفاء راشدین نبود و اگر کسی باین طور
بکند باک نیست زیرا کہ درین قسم قبح نیست بلکہ فایدہ احیا و اموات را حاصل می شود انتہی
یعنے یہ کہ بہیئت اجتماعیہ مردم کثیر جمع ہوتی ہے اور ختم کلام اللہ کا کرتے ہین اور فاتحہ شیرینی
یا طعام پر کر کے حاضرین مین تقسیم کرتے ہین یہہ قسم معمول زمانہ پیغامبر خدا اور خلفاء راشدین
مین نہ تھا اگر کوئی اسطور پر کرے مضایقہ نہین اسواسطے کہ اسمین قباحت نہین بلکہ فایدہ
زندون اور مردون کو حاصل ہے اور مولوی رفیع الدین صاحب مرحوم بیچ جواب
سوال نہم کے استفتا اپنے مین لکھتے ہین در مجلس فاتحہ و ختم کہ برای حاضران مجلس باشد
اگر این جماعت بر قبر باشند آنجا تقسیم کنند و ثواب آن باموات برسانند و اگر در خانہ ہا باشند
بحاضران آنجا تقسیم شوند ہیچ قباحت ندارد از قبیل اباحت ست پس امداد بدعا ختم و طعام
بدعتی مباح ست انتہی ترجمہ مجلس مین فاتحہ اور ختم واسطے حاظرین مجلس کے ہو اگر یہ جماعت
قبر پر ہون وہان تقسیم کرین اور ثواب اوسکا موتا کو پہنچاوین اور اگر گھر مین کرین
حاضرین پر تقسیم ہووے کچہ قباحت نہین اور قبیل اباحت سے ہے پس امداد ساتھ دعا
اور ختم اور طعام کے بدعت مباح ہے اور مولوی صاحب موصوف باب تخصیصات کو بیچ سوال
اپنے استفتا مین لکھتے ہین فاتحہ و طعام کہ بی شبہہ از مستحبات ست و تخصیص کہ فعل مخصص ست
باختیار اوست باعث منع نمی تواند شد این تخصیصات از قسم عرف عادات اند کہ بمصالح
خاصہ ابتداء بظہور آمدہ رفتہ رفتہ شیوع یافتہ مثل کہچڑہ در فاتحہ امام حسین و توشہ فاتحہ
شیخ عبد الحق وغیرہ ذالک کہ ہمہ فاتحہ و طعام کہ بی شبہہ از مستحبات ست فِي الْمِشْكٰوةِ
مَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهٗ اَجْرُهَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهٖ مِنْ
غَيْرِ اَنْ يَّنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئٌ رواہ مسلم ترجمہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

جو کوئی راہ جاری کرے اسلام مین راہ نیک واسطے اوس شخص کے اجر اوسکا ہے اور اجر اوسکا جسنے عمل کیا اوپر اوسکے بعد اسکے بیشبہ سوا اسکے کہ ناقص اور کم ہو اجر اسکے بیچ کچھ **ف** یعنے جو شخص رسم نیک نکال گیا اور جو اوسپر عمل کرتے ہاین ثواب اون سبکو برابر پہونچیگا اور کسی کا اون مین سے ثواب کم نہ ہوگا اور صحیح بخاری مین ہے ح مَنْ رَاٰہُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ حَسَنٌ **ترجمہ** یعنے جسکو دیکھین مومن اچھا پس وہ نزدیک اللہ کے بھی اچھا ہے اور بیچ شفا کے ہے وَمَا رَاٰہُ الْمُسْلِمُوْنَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ حَسَنٌ وَمَا رَاٰہُ الْمُسْلِمُوْنَ قَبِيْحًا فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ قَبِيْحٌ **ترجمہ** اور جس چیز کو دیکھین مسلمان نیک پس وہ نزدیک اللہ کے بھی نیک ہے اور جسکو دیکھین مسلمان بد پس وہ اللہ کے نزدیک بھی بد ہے

تنبیہ

تنبیہ جاننا چاہیے جو حکم کہ نص قرآن اور حدیث سے ثابت نہو دو قسم ہے ایک تو یہہ کہ بدلیل شرعی مثل اجماع اور قیاس کے ثابت ہو یا کچھ اصل شرعی رکھتا ہو اور ساتھہ حکم آیۃ کریمہ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ کے مانند قواعد استنباط وغیرہ کے بیچ دین کے داخل ہو وہ بیچ سنت کے یا بیچ بدعت حسنہ کے کہ بیچ معنی سنت کے ہے داخل ہو دوسری قسم یہہ کہ ساتھہ کسی دلیل کے ادلہ سے مانند کتاب اور سنت اور اجماع امت اور قیاس مجتہد سے ثابت نہوا اور کوئی اصل شرعی نہووے وہ بدعت سیئہ ہے وَقَوْلَ الشَّافِعِيِّ مَا اَحْدَثَ وَخَالَفَ كِتَابًا اَوْ سُنَّةً اَوْ اِجْمَاعًا اَوْ اَثَرًا فَهُوَ الْبِدْعَةُ الضَّالَّةُ وَمَا اَحْدَثَ مِنَ الْخَيْرِ وَلَمْ يُخَالِفْ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ فَهُوَ الْبِدْعَةُ الْمَحْمُوْدَةُ وَالْحَاصِلُ اَنَّ الْبِدْعَةَ الْحَسَنَةَ مُتَّفِقَةٌ عَلٰى نُدْبِهَا وَهِيَ مَا وَافَقَ شَيْئًا مِمَّا مَرَّ وَلَمْ يَكُنْ مِنْ فِعْلِهِ مَحْذُوْرٌ شَرْعِيٌّ وَمِنْهَا مَا هُوَ فَرْضُ كِفَايَةٍ كَتَصْنِيْفِ الْعُلُوْمِ وَنَحْوِهَا وَاَنَّ الْبِدْعَةَ السَّيِّئَةَ وَهِيَ مَا خَالَفَ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ صَرِيْحًا وَالْتِزَامًا **ترجمہ** اور کہا شافعی نے رحمہ اللہ جو چیز کہ نو پیدا کی اور مخالف کتاب یا سنت یا اجماع یا اثر کے ہے پس وہ بدعت ضالہ ہے

اور جو نوپیدا کی نیکی سے اور مخالف کسی ان چیزون مین سے نہین ہی پس وہ بدعت نیک
ہی حاصل یہ کہ تحقیق بدعت حسنہ اتفاق کیا گیا اوپر استحباب اوسکی کے اور وہ بدعت وہ ہی
کہ موافق ہو اون چیزوان کے کہ گذرا ذکر اوسکا اور نہ لازم ہو کرنے اوسکی سے محذور شرعی
اور بعضے بدعتون مین سے فرض کفایہ ہی مانند تصنیف کرنے علوم کے اور مانند اوسکے اور تحقیق
بدعت سیئہ وہ ہی جو مخالف کسی چیز کو ان چیزون مین سے ہو صراحتہً یا التزاماً اسی طرح فتح القدیر
اور فتح المبین شرح اربعین اور جوامع الکلم اور کتاب القواعد مین نقل کیا ہی اگر مفصلا لکھا جاوے
تو طولت بہت ہو جاوے اور جسکو ارادہ مزید اطلاع کا ہو چاہے کہ کتب مذکورہ وغیرہ کو
مطالعہ کرے پس جب کہ ثابت ہوا کہ بدعت اوپر دو قسم کے ہی بدعت حسنہ کہ اتفاق کیا گیا اوپر
استحباب اسکی کے اور بدعت سیئہ کے مخالف شرع اور سنت کے ہی اور کُلُّ بِدْعَةٍ
ضَلَالَةٌ مخصوص ہی ساتھ بدعت سیئہ کے جیسا کہ محقق دہلوی نے بیچ ترجمہ فارسی مشکوٰۃ
شریف کے تشریح اوپر اوسکے کہ ہی کہ وتقید بدعت بضلالت وتوصیف آن بعدم رضا خدا
جل علا ورسول وی صلعم دراین قول وَمَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَةً ضَلَالَةً لَا يَرْضَاهُ اللهُ
وَرَسُولُهُ الْحَدِيثُ اشارہ بسوی آنکہ در بدعت مذکورہ بلسان شارع بدعت
ضلالت ست کہ خدا ورسول ازان ناراض اند ومخالف شرع وسنت نہ آنکہ خیر ست ونافع
در دین وداخل در عمومات شرعیہ از کتاب وسنت کہ آن ہدایت محض ست ومسمی ست
نزد علما وبہ بدعت حسنہ ترجمہ اور قید کرنا بدعت کو ساتھ ضلالت کے اور توصیف اوسکی
ساتھ نارضامندی خدا اور رسول کے بیچ اس قول بین وَمَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَةً ضَلَالَةً
الحدیث آخر حدیث تک اشارہ ہی طرف اس بات کے کہ بدعت مذکورہ اوپر زبان
شارع کے بدعت ضالہ ہی کہ خدا اور رسول اوسے ناراض ہے اور مخالف شرع اور
سنت کے ہی نہ وہ کہ نیک اور نافع دین بین ہین اور داخل عمومات شرعیہ کے ہے
کتاب اور سنت سے کہ وہ ہدایت محض ہے اور نام رکھا گیا نزدیک علما کے ساتھ

بدعت حسنہ کے اور یہہ ہی مراد ہی بدعت سیے اس قول بین مَنْ اَحْدَثَ قَوْمٌ بِدْ
عَةً اِلَّا رَفَعَ اللّٰهُ مِنْهَا مِنَ السُّنَّةِ فَتَمَسُّكٌ بِسُنَّةٍ خَيْرٌ مِنْ اِحْدَاثِ
بِدْعَةٍ ترجمہ یعنے نہین نکالتے کوئی قوم بدعت کو مگر اوٹھالیتا اللہ تعالی مثل اوسکے
سنت سے پس تمسک ساتھہ سنت کے بہتر ہے نکالنے بدعت سیے اسواسطے کہ رفع
سنت کا ساتھہ بدعت ضالہ کے ہوتا ہے کہ مخالف سنت کے نہ ہو ساتھہ احداث امر
نیک اور حسن کے کہ داخل عموما ت شرعیہ مین ہے اور افراد سنت سے ہی اور طیبی نے
درمیان شرح مشکوٰۃ کے کہا کہ مراد بدعت سیے اس حدیث مین بدعت حسنہ ہے خلاصہ
کلام یہہ ہے کہ انقسام بدعت کا طرف بدعت حسنہ اور قبیحہ کے کہ متفق علیہ درمیان
علما کے ہی اور انکار بدعت مستحسنہ سے جہل ہی جیسا کہ موجدان جدید کہتے ہین پس
باعتبار اصل مقدرہ مذکورہ کے ظاہر ہوا کہ ہیئتہ اجتماعیہ مردم کثیر کا جمع ہونا اور ختم کلام
اللہ اور فاتحہ کا اوپر طعام شیرینی وغیرہ کے اور بیچ آیت پڑھنے اور دعا واسطے میت
کے ہاتھہ اوٹھا کر مانگنے اور دن مقرر کر کر مانند یازدہم حضرت محبوب سبحانی کے یا مولود
شریف پڑھنا جایز ہی اور درمیان جمع الجوامع کے روایت کی جلال الدین سیوطی
محدث رحمۃ اللہ علیہ نے کہ ایک سوداگر تھا بغداد مین ہر سال مجلس مولود
شریف کی کیا کرتا اور جو کچھہ پاس اوسکے موجود ہوتا خرچ کرتا ہمسایہ اوسکے مین ایک یہودی
تھا کہ زوجہ اوسکی ہمیشہ کہا کرتی یہہ کیا صرف کرتا ہی یہودی نے کہا کہ آج کا دن پیدائش کا
اونکے پیغمبر کا ہی خوشی کرتے ہین اور وہ طعن ہمیشہ کیا کرتے تھے ایک رات اتفاقاً خواب
مین زوجہ یہودی نے دیکھا پیغمبر خدا کو کہ بہت خوش چلے آتے ہین اسنے بیتاب ہو کر آواز دی
یا رسول اللہ حضرت نے فرمایا لبیک یا امۃ اللہ یعنے مین حاضر ہون کہا جناب کہان تشریف
لائے فرمایا ہمسایہ تیرے مین کہ محب ہمارا ہی اور اکثر مین آتا ہون وہان جہان ذکر ہوتا ہی
میرا عرض کی اسی عورت نے کہ یا رسول اللہ کہ مسلمان فرماؤ مجکو پس مسلمان ہوئی کہا

شوہر کو مجلس مولود کرون گی آج کہا شوہر نے کیون کہا آج کی رات کو مسلمان ہوئی اور سب احوال خواب کا ذکر کیا شوہر نے کہا آج کی رات مین بھی مشرف با اسلام ہوا الغرض برکت مولود شریف کے سبب ہر دو ہمسایہ مسلمان ہوئے اور مولود شریف کا پڑھنا ماہ ربیع الاول مین نہایت بڑا سبب ہے کہ آیا ما ثبتہ من السنہ مین **وَاَوَّلِیْ وَاٰخِرُ مَا یُذْکَرُ فِیْہِ ذِکْرُ مَوْلِدِہٖ وَوَفَاتِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ** ترجمہ اور اولی اور احق وہ چیز ہے کہ ذکر کیا جاوے مہینے بارہ وفات مین ذکر مولود اور وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یا روز جمعرات کے فاتحہ دینی یا سوا اسکے اور کوئی دن متبرک مین کسی بزرگ کی فاتحہ کرنی اور ثواب اسکا میت کو بخشنا بدعت حسنہ کہ افراد سنت سے ہے ہوا اور انکار بدعت حسنہ سے ہرگز نچاہئے کیا اور منکر اسکا مبتدع اور فاسد العقیدہ اور خارج زمرہ اہل سنت اور جماعت سے ہے اور البتہ یہہ اعتقاد نہ چاہئے کہ اگر سات اسی وضع خاص مذکورہ کے کرین تو درست ہے اور سوا اسکے نہین ہے یہہ نیت بالکل باطل ہے جسوقت اور جسدن چاہے اور جس طور چاہے فاتحہ درود اور طعام ارواح میت کو بخشے اور منہیات شرعی سے بچے **وَمِنَ اللّٰہِ کَانَ مَسْئُوْلًا ∴ جَعَلَ ہٰذَا الْکِتَابَ مَقْبُوْلًا**

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

خاتم الطبع الحمد للہ کہ رسالہ نافعہ ریاض المقاصد در بیان ایصال ثواب باموات مستنبط از کتب احادیث و فقہیہ مذاہب ائمہ اربعہ تالیف جناب ہدایت مآب مولانا و اولینا ابو الرشید حاج الحرمین الشریفین حافظ القرآن رطب اللسان حضرت مولوی محمد عبد الحکیم سلمہ الکریم بن مولانا الحاج الشہید محمد عبد الرحیم نور اللہ مرقدہ قادری الحنفی الدہلوی در بلدہ معمورہ مبئی سنہ ۱۲۸۸ در مطبعہ محمدی باہتمام جناب حاج قاضی ابراہیم صاحب بن قاضی نور محمد صاحب پلبندری بتقالب طبع آمد تمت بالخیر

عجالہ نافعہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ؛ الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد والہ واصحابہ اجمعین ؛ امابعد کہتا ہے بندہ خاکسار عبدالحکیم بن قدوۃ السالکین مولانا محمد عبدالرحیم قدس اللہ سرہ یہہ ایک رسالہ ہے بیان مین پڑہنے نوافل کے ساتھہ جماعت کے ایام متبرکہ اور راتون متبرکہ مین مانند شب قدر و شب برات و شب عاشورہ سے کہ اکثر لوگ بزرگ اور علما اونکو پڑہتے دیکھا اور بعض روایات بھی کتب معتبرہ سے اوپر جواز اسکے کے پائی لہذا اس فقیر نے چند روایات بقدر ضرورت اس مختصر مین تحریر کی اور نام اس رسالہ کا عجالہ نافعہ رکہا واللہ الموفق للتحقیق والصواب ؛ جاننا چاہئے کہ بیچ بحرالرائق اور شرح منیہ اور اصل صدر الشہید اور فتاوی صوفیہ مین خلاصہ سے نقل کیا کہ نفل بجماعت بغیر تداعی کے جایز ہین الا انہ اور پہر ذکر کیا روایت کو شمس الایمہ حلوانی سے کہ لایکرہ التطوع بالجماعۃ مطلقاً اذا صلوا بغیر اذان واقامۃ اور فتح القدیر مین بعد ذکر حدیث صحیحین کے باب الجماعت مین نقل کی ابن عباس رض سے کہ کہا اونہے سویا مین پاس خالہ اپنی کے اور نبی صلعم کھڑے ہوئے واسطے پڑہنے نوافل شب کے پس مین بھی کھڑا ہوا بائین طرف حضرت کے پس پکڑا حضرت نے سر میرا اور کھڑا کیا مجکو داہنی طرف اپنے اور جزثانی مین شرح بخاری قسطلانی کے باب صلوٰۃ النوافل جماعۃ اور صفحہ ۱۲۸ اور سطر ۲۰ مین لکھا کہ عتبہ بن انصاری کے گھر مین دن کو دو رکعت نفل جماعت سے ادا فرمائی کہ اسمین لفظ وصففنا وراہ فصلی بنا رکعتین ثم سلم وسلمنا واقع ہوا یہہ روایت بخاری اور مسلم کی ہے پس ظاہر ہوا کہ ہمراہ علیہ السلام کے صحابہ بہت تھے چنانچہ لفظ صففنا وراہ سے مفہوم ہوتا ہے اور بیچ صحیح کے ہے کہ انس کے ماں کے گھر مین حضرت نے دو رکعت نفل باجماعت ادا فرمائی اور سراجیہ مین باب مسائل متفرقہ مین ہے کہ امامت حضرت کی شب معراج مین بیت المقدس مین تہے نفل مین اور عمدۃ الفتاوی اور تحفۃ الفقہا اور خزانۃ الروایات مین ہے کہ نوافل بلا تداعی جایز ہین اور جواہر جلالیہ مین ہے ویفتی بجواز التطوع جماعۃ فی ہذا الزمان من غیر کراہۃ اور مفید المستفید اور عمدۃ الابرار شرح کافی اور خلاصۃ الفتاوی اور جامع الاصول اور عمدۃ المفتی وتحفۃ الفقہا اور تجنیس اور مجموع النوازل اور فتاوی سراجیہ اور یواقیت اور قوۃ

القلوب مین ہے نوافل ما تداعی بالاتفاق جائز ہے اور کہا شارح نقایہ نے کہ جائز ہے جماعت
نوافل مطلقاً مثل قدر ولیلۃ النصف من شعبان ونحو ذلک ہکذا فی المحیط اور صفحہ ۱۲ ۲ جلد اول احیاء مین
ہے کہ پڑھین شب برات مین سو رکعت دوگانہ دوگانہ پڑھی ہر رکعت مین بعد فاتحہ کے اخلاص گیارا بار
اور اگر چاہے پڑھے دس رکعت ہر رکعت مین بعد فاتحہ کے سو بار اخلاص اور اکثر اوقات سلف
پڑھتے تھے جماعت سے اور خزانہ جواہر جلالیہ مین ہے کہ جس جا قحط ہو جاوے والی اس جا کا یا قاضی
یا جماعت مسلمانونکی ہر شب جمعہ اور شب دوشنبہ دو رکعت نماز پڑھی ہر رکعت مین بعد الحمد کے سورہ ضحیٰ
اور الم نشرح اور والتین تین تین بارا اور بعد سلام کے تین سو اور ساٹھ بار پڑھے یا باسط
یا واسع حق تعالیٰ ساتھ فضل اپنے کے قحط دفع کرے اور بھی اگر کسی جا وبا پڑے تو ایک مرد
صالح اور متقی اور مقتدا دین امامت با جماعت مسجد جامع یا مسجد محلہ مین ہر شب دو رکعت نماز پڑھے
ہر رکعت مین بعد فاتحہ کے سورہ یٰسین ایکبار اور بعد سلام کے ایک ہزار اور ایک بار بحضور دل یا
حلیم یا حلیم پڑھے حق تعالیٰ اس جا سے وبا دفع کرے اور صحت اور عافیت بخشے فقط وآخر

[یعنی شیخ عبدالحق رحمہ]

دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

اللہم اغفر لمؤلفہ وکاتبہ وقارئہ ولانسانہم
وآبائہم وامہاتہم واحبائہم المسلمین وجمیع
المومنات والمومنین
آمین آمین تمت بالخیر